General Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

Maaz Ullah Elahi
Batch: 62
LMS ID: 33283

Islamiyat ①

تاریخ 11/7/024

24

سوال 1: عقیدہ رسالت

اسلام میں عقیدہ رسالت کی [illegible]

تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء

پر ایمان [illegible] ہے [illegible] جب

کہ مسلمان حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت

محمد ﷺ تک تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس بارے

میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"رسول ایمان لایا ہے اس پر جو اس کے رب کی

طرف سے اس پر اترا ہے اور مسلمان بھی اس پر ایمان

لائے ہیں۔ سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اس کے رسولوں

پر [illegible] اس کے

رسولوں پر ہم ان میں سے کسی کے درمیان ایمان لانے میں

فرق نہیں کرتے" (البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذات کو مسلمانوں کے

لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی

انسان کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی ملتی

ہے۔ باقی مذاہب اور اسلام میں واضح فرق یہ ہے

کہ دنیا کے باقی مذاہب میں تعلیمات تو موجود ہیں

مگر ان پر عملی طور پر [illegible] نمونہ

نظر نہیں آتا [illegible] ہے

کہ اللہ کے احکامات [illegible] احکامات میں ان پر

[illegible]

نمونہ پیش کیا۔ اور ہم رسولوں کو ان پر عمل کر سکتے کی

P.T.O

تاریخ: ___/___/___

کی دعوت دی۔ اسی بارے میں اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں: "اور نہ وہ خود اپنی خواہش سے کوئی بات کرتے ہیں۔ وہ تو صرف وحی ہے جو ان پر اُتاری جاتی ہے۔ (سورۃ النجم ۳-۴)۔

اسلام میں خواتین کا کردار، حقوق اور حیثیت:

خاندانی زندگی میں عورت کا کردار:

اسلام میں عورت کا ایک خاندان کے اندر اہم اور کئی ذمہ داریاں ہے۔ جیسے ماں اور بیوی کے۔ ایک ماں کی حیثیت سے وہ اپنے بچوں کی تربیت اور پرورش کرتی ہیں اور گھر کا سارا نظام چلاتی ہے۔ ایک بیوی کے طور پر اپنی شوہر کی خدمت کے ساتھ ساتھ اس کے مالی مشکلات میں بھی ساتھ رہتی ہے۔

معاشرتی کاموں میں عورت کا کردار:

حضورؐ کے دور میں خواتین معاشرے میں موثر کردار ادا کرتے تھے۔ وہ معاشی، سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھی۔ جنگوں میں ایک نرس کا کردار ادا کیا، زخمیوں کو پانی دینا وغیرہ۔

عزت و مرتبہ: حضورؐ نے عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ حدیث نبوی ہے:
"تم میں سے اعلیٰ اخلاق والا وہ ہے جس کا اخلاق اپنے عورتوں کے ساتھ اچھا ہو۔"

سب سے پہلے عورتوں کو حقوق دینے والا مذہب:

ظہورِ اسلام سے پہلے عورتوں سے جانوروں سے ک

P.T.O

بد تر سلوک کیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے اس سے روکا اور سخت گناہ قرار دیا۔ قرآن میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

"اپنے بچوں رزق کی تنگی کی خوف سے قتل مت کرو کیونکہ رزق دینے والا اور زندگی دینے والا میں ہوں"۔ اسلام میں جنت ماں کے قدموں تلے ہیں اس کا مطلب ماں کی عزت و احترام سے نہ زیادہ ہے۔

اسی طرح خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا "اپنی عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ تمہارے بیویوں کا تم پر حق ہے اور ان کا تم پر۔ انہیں اچھی طرح کھلاؤ اور پہناؤ۔ اسلام نے عورتوں کو وراثت میں حق دیا۔ اپنی مرضی سے شادی کا حق دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلیم حاصل کرنا کا حق بھی دین اسلام نے دیا ہے۔

سوال ۸ اجماع کے لغوی معنی: اجماع کے لغوی معنی اشیاء کو اکٹھا کرنے اور باہم ملانے کے ہیں۔ امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں "اجماع ایک شے کو دوسری سے قریب لاکر انہیں باہم ملانے کا نام ہے۔

اصطلاحی معنی: لفظ اجماع کے اصطلاحی معنی کسی زمانے کے مجتہدین کا کسی فیصلہ پر متفق ہو جانے کا عمل اجماع سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اصول فقہ میں اس سے مراد اتفاق خاص ہے یعنی امت محمدیہ

سے صاحبِ اجتہاد علماء کی زمانے میں کسی
شرعی مسئلہ پر اتفاق کرلیں۔ امام غزالی فرماتے
ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی امت کا خاص طور پر کسی
دینی معاملے میں اتفاق مراد لیتے ہیں۔

قرآن کریم اور اجماع: قرآن سے بھی اجماع
ثابت ہوتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ:

"اور جس بات پر تم باہم اختلاف کرو تو اس کا
فیصلہ کا ذمہ اللہ پر ہے" (النور ۱۰)۔

"تم لوگوں میں بہترین جماعت وہ ہے جو لوگوں کے لیے
ظاہر کی گئی ہے تم نیکی کاموں کا حکم دیتے ہو اور
بری کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے
ہو"۔ (آل عمران ۱۱۰)۔

احادیث نبوی اور اجماع: قرآن پاک کی
طرح احادیث مبارکہ سے بھی اجماع ثابت ہے۔ حضرت
عبداللہ بن عمر رض نے نبی ﷺ سے ایک ارشاد نقل فرمایا
ہے کہ بے شک اللہ پاک میری امت کو گمراہی پر
اکٹھا نہیں کرے گا۔ اور ایک حدیث کے مطابق جو شخص
امت میں تفرقہ ڈالنا چاہیے جب ساری امت
اکٹھی ہو تو اس شخص کو قتل کردو خواہ وہ کوئی بھی ہو
(صحیح مسلم)۔

موجودہ دور میں نئے نئے مسائل ہیں یہ
مسائل اجماع کے بغیر ممکن نہیں ہیں اس کا واحد
حل صرف اجماعِ امت ہی ہے۔

اسلام میں پردہ کا تصور:

اسلام میں پردہ کا مفہوم بہت وسیع ہے۔
اسلام میں پردہ کا حکم عورت کے ساتھ ساتھ مردوں کو بھی دیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے کہ:
"اور مومن عورتوں کو بتا دو کہ اپنی نظروں کو نیچی کریں اور اپنی شرم گاہوں کو پردہ کریں۔"
سورہ نور 24:31

"اے نبی اپنی ازواج اور بیٹیوں کو بتا دو اور مومن عورتوں کو کہ وہ اپنی جسم کو ڈھانپے یہ اُن کے لیے سب سے بہتر ہیں مانا (سورہ احزاب 33:59)۔

اسلام میں جسم کے پردے کے ساتھ ساتھ نظر سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ پردہ کا مقصد اسلام میں عورت کی شان اور عظمت کو برقرار رکھنا ہے۔
پردہ کے حکم ماننے سے روحانیت ملتی ہے اور اللہ کی حکم کی تکمیل بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان کا کسی دوسرے کے لیے ایک احترام دل میں پیدا ہوتا ہے۔

سوال ۲: اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیات:

اقتدارِ اعلیٰ کا تصور: اقتدار اعلیٰ سے مراد کسی بھی معاملے میں آخری اور فیصلہ کن اختیار ہے۔
اسلامی نظام سیاست میں اقتدار اعلیٰ صرف اللہ کی ذات کے پاس ہے۔ کیونکہ وہ ہی خالق اور مالک ہے۔

اسی تصور کی وجہ سے انسان کے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی بھی طرح سے دنیا کے نظامِ انصاف سے بچ جاؤ تو اللہ سے نہیں بچ سکتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ "اور کون ہے جو اللہ سے بہتر فیصلہ کریں" (المائدہ:50)

انسان اللہ کا نائب: اسلامی نظامِ سیاست میں انسان کی حیثیت اللہ کے نائب اور خلیفہ کی ہے۔ اس کا مطلب اصل اختیار اللہ کا ہے اور انسان بطور نائب یہ اختیار اللہ کے احکام کے مطابق چلاتا ہے۔

"اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں" (البقرہ 30)۔

"اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان سچائی کا فیصلہ کریں اور نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کریں" (سورۃ ص: 26)

قرآن و سنت کے تابع قانون سازی: اسلامی نظامِ سیاست کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کوئی بھی قانون سازی قرآن و سنت کے خلاف نہیں کی جا سکتی ہیں۔ بلکہ قرآن اور سنت اسلامی نظامِ سیاست میں آئین کی حیثیت حاصل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے فرمایا "اے لوگو! اگر میں قرآن اور حدیث کی پیروی کروں تو میری اطاعت کرنا ورنہ حکم بجا لا جائیں۔"

مجلسِ مشاورت: حکمران کی انتخاب کا معاملہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے۔ جیسے انسان اپنے ایک

اہم ذاتی معاملے میں صاحبِ رائے سے مشورہ لیا جاتا ہے تو ریاست کے معاملے میں ہر کسی سے کیسا لیا جا سکتا ہے۔ "وہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (الزمر ۹).

مغربی جمہوری نظام ہر خاص و عام، جاہل و عالم کو برابر تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح علامہ اقبال نے فرمایا ہے

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

اسلامی نظام کا تصور امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اس کا مطلب ہے کہ اسلام کی نظامِ سیاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ نیکی کا اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔ "اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھوں میں ہے" (سورۃ الحج ۴۱)۔ گناہوں سے روکنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ ریاست تمام جرائم سے روکے اور روکنے میں عملی اقدامات کریں۔

قانون کی حکمرانی: اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہونگے۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ: "اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی یہ جرم کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹنے کا حکم دیتا۔" ایک اور حدیث کے مطابق آپؐ نے فرمایا: "تم سے پہلے قومیں اس لئے تباہ ہوئیں کہ جب ان میں کوئی چھوٹا جرم کرتا تو سزا ملتا اور اگر بڑا جرم کرتا تو معاف کرتے تھے۔" (بخاری)۔

احتساب: اسلامی نظامِ سیاست میں احتساب کا بہترین نظام موجود ہے۔ جس کے چار مراحل ہیں۔

(1) شوریٰ کا احتساب (2) عوام کو جوابدہ

(3) عدالتوں کو جوابدہ (4) اللہ کے سامنے جوابدہ۔

دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات: آپ نے دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات کے لیے خود کئی خطوط بادشاہوں کے نام لکھیں۔

دفاع کی ذمہ داری: اسلامی نظامِ سیاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو بیرونی حملوں سے حفاظت کریں، اس کے لیے تمام وسائل استعمال کریں۔ اور کسی فرد یا گروہ کو اس کے لوگوں کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔

وہ اور دشمنوں کے مقابلوں میں خود کو تیار رکھو گا۔ (الانفال)۔

سوال 7 مذہبی اور سیاسی انتہا پسندی مسلمانوں کو پسماندہ کرنے کا تنقیدی جائزہ:

مندرجہ ذیل

معاشی اور سیاسی عدم مساوات:

معاشی اور سیاسی عدم مساوات کی وجہ سے معاشی محرومی، سماجی اخراج، اور تعلیم اور روزگار کے مواقع کی کمی ہوتی ہے۔ یہ حالات اس وجہ سے لوگوں میں نا امیدی اور مایوسی کا احساس پیدا ہوتا ہے جو انہیں انتہا پسندی کے نظریات کی طرف

زیادہ حامی بنا سکتے ہیں۔ جو ان کو طاقت اور تبدیلی کا وعدہ کرتے ہیں۔

سیاسی اخراج: جب مسلمانوں کو سیاسی طور پر ~~سے~~ کم زور رکھا جاتا ہے تو ان کی آوازیں اور خدشات حکومت کی پالیسیوں میں مناسب طور پر نمائندگی نہیں کرتے۔ اس سے علیحدگی اور اجنبیت کا احساس پیدا ہو سکتا ہے۔ جو کبھی کبھار اپنی حقوق حاصل کرنے کے لیے اور شناخت کے لیے انتہا پسندی کی طرف لے جاتا ہے۔

ثقافتی اور مذہبی امتیاز: اس وجہ سے امتیاز ناانصافی اور ظلم کا گہرا احساس پیدا کر سکتا ہے یہ "ہم ~~بما~~ بمقابلہ وہ" کا بیانیہ پیدا کر سکتا ہے۔ جس کا انتہا پسند گروہ استحصال کرتے ہیں، خود کو مظلوم کمیونٹی کے محافظ کے طور پر لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں۔

نظریاتی عوامل: مذہبی انتہا پسندی صرف ناامیدی کی وجہ سے نہیں بلکہ نظریاتی برین واشنگ جو اکثر کرشماتی رہنماؤں اور پُر تکلف پروپیگنڈے کے ذریعے کی جاتی ہے۔ انتہا پسند گروہ زندگی کا مقصد اور تعلق کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

تاریخی رنجشیں: یہ بھی تاریخی ناانصافیاں اور نوآبادیاتی میراث نے بہت سے مسلم اکثریتی

علاقے میں گہرے زخم چھوڑے ہیں۔ اُن ناانصافیوں
کی یادیں زندہ کی جا سکتی ہیں اور انتہا پسند
ایسے اقدامات کو جائز ثابت کرنے اور حمایت حاصل
کرنے کے لئے ان کو استعمال کر سکتے ہیں۔

حکومت اور پالیسی کے ردعمل: مؤثر حکومت
شمولیتی پالیسیاں اور منصفانہ ترقی ان
اثرات کو کم کر سکتی ہیں۔

عالمی یکجہتی اور مکالمہ: عالمی یکجہتی اور
بین المذاہب اتفاق کی مکالمے کو فروغ دینا ان
بنیادی وجوہات کو حل کرنے میں مددگار
ثابت ہو سکتا ہے اور انتہا پسندی کے بیانیے
کو کم کیا جا سکتا ہے۔

اور آخر میں سیاسی پرامن تحریک، سیاسی
شمولیت اور سماجی اصلاحات کی کوششوں
~~میں~~ + ہی ایک انتہاء پسندی کے سوال؟ کو
کم کر سکتی ہیں۔